اسلام علیکم

عزت مآب مفتی صاحب!

1) میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں مخلوط نظام تعلیم ہے اور اگر بیوی یونیورسٹی میں دنیا کی تعلیم حاصل کرنا چاہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

2) یہ کہ عورت کے لیے شرعی پردہ کا کیا حکم ہے۔ اور عورت کے لیے شرعی پردہ کہاں تک ہے۔ اور اگر بیوی پردہ نہ کرے شوہر کے کہنے پر تو شوہر کیا کرے۔ آیا سختی وغیرہ کر سکتا ہے۔ اور

3) یہ کہ منگیتر سے (نکاح سے پہلے) میسج پر بات کی جاسکتی ہے۔

براہ کرم رہنمائی فرمائیں

صدف محمود

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 27/2129
مورخہ

الجواب حامداً و مصلیًا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ بالغ لڑکیوں پر چونکہ شرعی حدود میں پردے کی پابندی ضروری ہے اور پردے کی پابندی نہ کرنے والی خواتین اور لڑکیوں سے متعلق احادیث میں سخت ترین وعیدیں آئی ہیں، اس لئے خواتین اور لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے حتی الامکان ایسے اداروں سے اجتناب کرنا ضروری ہے جہاں مردوں اور عورتوں کو مخلوط تعلیم دی جاتی ہو۔ لہٰذا آپ کی بیوی کو چاہئے کہ اگر علیحدہ سے لڑکیوں کے لئے کوئی تعلیمی ادارہ موجود ہو تو مخلوط نظامِ تعلیم میں پڑھنے کے بجائے اس ادارہ میں تعلیم حاصل کریں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں باہم اختلاط نہ ہو۔ (ماخذہٗ التبویب: ۱۷۴۳/ الاشرف)

صحيح البخاري-نسخة طوق النجاة – (ص: ١٥)

عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال من النساء.

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي – (٢/ ١٦٥)

وتعلم المرأة من المرأة أحب من تعلمها من الأعمى

(۲)۔۔۔عورت کے لئے اجنبی مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے (ماخذہٗ معارف القرآن: ۷/ ۲۱۲) اور قرآن وحدیث سے عورت کے لئے شرعی پردہ کے ترتیب وار تین درجات ثابت ہیں جن میں سے کوئی بھی درجہ منسوخ نہیں ہے بلکہ ہر ایک درجہ واجبُ العمل ہے، لہٰذا ہر بالغ مسلمان خاتون کے لئے لازم ہے کہ وہ ان تینوں درجات پر اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق حسبِ حال عمل کرے، شرعی پردہ کے تینوں درجات کی ترتیب وار تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ شرعی پردہ کا پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت اپنے گھر کی چار دیواری میں رہے اور بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ تاکہ نامحرموں کے سامنے اس کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں تو در کنار لباس میں ملبوس جسم تک ظاہر نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

دار الافتاء

۱-[الأحزاب : ٣٣]: وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ

ترجمہ:

اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو۔

٢-[الأحزاب : ٥٣]: وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

ترجمہ:

اور جب تمہیں نبی کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔

۲۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر عورت کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے باہر نکلے تو اس کا پورا بدن برقعہ یا بڑی چادر سے اس طرح ڈھکا ہو کہ آنکھ کے سوا بدن کا کوئی حصہ نامحرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ ہو، اور اگر برقعہ

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

میں آنکھوں کے سامنے جالی لگالی جائے جس سے آنکھیں بھی چھپی رہیں اور راستہ بھی نظر آتا ہے تو اور بھی بہتر ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے کہ:

[الأحزاب : ۵۹]: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

ترجمہ:

اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکالیا کریں۔

کما فی تفسیر الطبري–ط الرسالة–ت أحمد شاکر – (۲۰ / ۳۲۴)

عن ابن عباس، قوله(يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلابِيبِهِنَّ) أمر الله نساء المؤمنين إذا خرجن من بيوتهن في حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رءوسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة.

۳۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ اگر عورت کے لئے شرعی پردہ کے پہلے دو درجوں پر کسی حاجت اور شرعی ضرورت کی وجہ سے عمل کرنا ممکن نہ ہو اور وہ اپنا چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں قدم کھولنے پر مجبور ہو، اسکے بغیر اسکی حاجت پوری نہ ہوتی ہو تو سخت مجبوری میں عورت ان اعضاء کو بقدرِ ضرورت کھول سکتی ہے، لیکن اس صورت میں عورت کے بدن کے باقی اعضاء مثلاً سر کے بال کلائیاں اور پنڈلیوں وغیرہ کا چادر وغیرہ سے مکمل طور پر ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے، لیکن واضح رہے کہ عام حالات میں اس زمانے میں فتنوں کی کثرت کی وجہ سے عورتوں کے لئے ان اعضاء کو بغیر کسی حاجت اور شرعی ضرورت کے نامحرم مردوں کے سامنے کھولنا جائز نہیں ہے اور نامحرم مردوں پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ ایسی صورت میں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے اختیار سے اجنبی عورت کے چہرہ، ہاتھ اور پیر کی طرف نہ دیکھیں۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

[النور : ۳۱]: وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

ترجمہ:

اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے۔

اسی طرح ایک اور موقع پر ارشاد ہے:

[النور : ۳۰]: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

ترجمہ:

مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ وہ جو کاروائیاں کرتے ہیں، اللہ ان سے پوری طرح باخبر ہے۔(ماخذہ التبویب: ۱۶۵۴/۹۱، وتکملۃ فتح الملہم: ۴/ ۲۶۱ تا ۲۶۹/۴)

تكملة فتح الملهم – (۲۶۸/۴)

وبالنظر الى هذه المذاهب الاربعة يتضح لك انها كلها متفقة على تحريم النظر الى وجه المرأة بقصد التلذذ او عند خوف الفتنة، وان الراجح فى مذهب الشافعية والحنابلة تحريمه عند الأمن من الفتنة ايضا،و انما أجازه الحنفية و المالكية بشرط الامن من الفتنة وقصد التلذذ، وإن وجود هذا الشرط عسير جدا، لاسيما في زماننا الذي كثر فيه الفساد حتي اصبح شرطا لايكاد يوجد في غالب الاحوال فلذالك منعه المتأخرون من الحنفية مطلقا.

واضح رہے کہ اگر بیوی نامحرم مردوں سے پردہ نہ کرے تو شوہر اس پر مناسب سختی کر سکتا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے شوہر بیوی کو نرمی سے سمجھائے، اگر سمجھانے سے باز نہ آئے تو دوسرا درجہ یہ ہے اس کا بستر اپنے سے علیحدہ کردے اور اگر اس سے اس کی اصلاح نہ ہو تو پھر اس کو معمولی مار مارنے کی اجازت ہے جس سے اس کے بدن پر کوئی نشان نہ پڑے اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے کی نوبت نہ آئے اور چہرے پر مارنے کو مطلقاً منع کیا گیا ہے۔(ماخذہ معارف القرآن: ۳۹۹/۲ بتصرف)

(۳)۔۔۔واضح رہے کہ منگنی کی حیثیت شرعاً وعدۂ نکاح کی ہے، لہٰذا منگنی کے بعد (نکاح سے پہلے) لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں، اسی لئے آپس میں فون پر بلاضرورت بات چیت کرنا یا میسج پر بات کرنا درست نہیں ہے۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح – (۱۴ / ۱۶۴)

قال النووي أجمعوا على أن من وعد إنسانا شيئا ليس بمنهي عنه فينبغي أن يفي بوعده وهل ذلك واجب أو مستحب فيه خلاف ذهب الشافعي وأبو حنيفة والجمهور إلى أنه مستحب فلو تركه فإنه الفضل وارتكب المكروه كراهة شديدة ولا يأثم يعني من حيث هو خلف وإن كان يأثم إن قصد به الأذى قال وذهب جماعة إلى أنه واجب منهم عمر بن عبد العزيز الخ.......... **والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب**

دار الافتاء

ثناء اللہ میمن غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
27/نومبر/2019ء

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ [illegible]
۲۹-۳-۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف [illegible]
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
۲۷/نومبر/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
[illegible]
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود [illegible] عفی عنہ
۲۹-۳-۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی اللہ عنہ
۲۹/۳/۱۴۴۱ھ

مفتی

Scanned by CamScanner